سوال

خاوند اور بیوی اپنی اولاد کے سامنے کس حد تک لطف اندوز ہو سکتے ہیں، کیا اولاد کے سامنے ایک دوسرے سے معانقہ کر سکتے ہیں، یا بوسہ لے سکتے اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اس مسئلہ میں شرعی حکم کی تفصیل درج ذیل ہے:

اول:

اگر تو یہ معانقہ اور بوسہ لینا بالکل اسی جنس سے ہو جو وہ خلوت میں کرتے ہیں تو یہ کام اولاد کے سامنے کرنا جائز نہیں، چاہے بچے چھوٹے ہوں یا بڑی عمر کے

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو تمہارے غلاموں اور نابالغ بچوں کو تین اوقات میں تم سے اجازت لینی ضروری ہے، نماز فجر سے قبل اور ظہر کے وقت جب تم اپنا لباس اتار رکھتے ہو، اور عشاء کی نماز کے بعد، یہ تینوں وقت تمہاری (خلوت) اور پردہ کے ہیں، ان وقتوں کے علاوہ تم پر کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی ان پر کوئی گناہ ہے، تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جانے والے ہو، اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام تم سے بیان فرما رہا ہے، اور اللہ تعالی پورے علم والا اور کامل حکمت والا ہے

اور تمہارے بچے بھی جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح ان سے پہلے لوگ اجازت مانگتے ہیں انہیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیے، اللہ تعالی تم سے اسی طرح اپنی آیات بیان کرتا ہے، اور اللہ تعالی علم و حکمت والا ہے النور (5958).

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس لیے ملازموں اور بچوں کو حکم دیا جائیگا کہ وہ ان اوقات میں گھر والوں کے پاس ہجوم مت کریں، کیونکہ خدشہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے پاس ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہو" اھ

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (401/3).

اس لیے جب بچوں پر ان اوقات میں اجازت لینی واجب ہوئی تا کہ وہ خاوند اور بیوی کے مابین جو تعلقات ہوتے ہیں انہیں نہ دیکھ پائیں، تو پھر عمدا اس عمل کا اظہار کرنا کیسا ہوگا؟

آپ ذرا اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو دیکھیں جس وہ انتہائی ادب پایا جاتا تھا جسے صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے:

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی خالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ہاں رات بسر کی وہ بیان کرتے ہیں کہ:

"میں تکیہ کے عرض یعنی چوڑائی میں لیٹ گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ اور آپ کی بیوی اس کی لمبائی میں لیٹ گئے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات یا اس سے کچھ قبل یا نصف رات کے کچھ بعد تک سوتے رہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو اپنے چہرے سے ہاتھ کے ساتھ نیند کو دور کر رہے تھے، پھر آپ نے سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی......"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4571) صحیح مسلم حدیث نمبر (763).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں :

"اس حدیث میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی محرم آدمی کی موجودگی میں اپنی بیوی کے ساتھ سو جائے لیکن تعلقات قائم نہ کرے تو یہ جائز ہے

قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس حدیث کی کچھ روایات میں آیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے بیان کیا :

"میں نے اپنی خالہ کے ہاں ایک رات بسر کی جن ایام میں وہ حیض کی حالت میں تھیں

قاضی بیان کرتے ہیں کہ : اگرچہ اس کلمہ کی روایت کا طریقہ اگرچہ صحیح نہیں لیکن یہ معنی کے اعتبار سے بہت جید ہے، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں وہی رات بسر کی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیوی سے کوئی حاجت نہ تھی اور ان کے باپ عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی انہیں اس وقت ہی وہاں جانے کا کہا جب انہیں علم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیوی کی حاجت نہیں ہے

اس لیے کہ یہ تو معلوم ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی موجودگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت پوری نہیں کرینگے، اور خاص کر جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی نگرانی کر رہے تھے، کیونکہ ابن عباس یا تو بالکل ہی نہیں سوئے، یا پھر بہت تھوڑی نیند کی "اھ

اس لیے کہ اس کا اظہار مروت کے خلاف شمار ہوتا ہے

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (46/6).

الماوردی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"مروت یہ ہے کہ حالات کا اس حد تک خیال کیا جائے کہ اس کا افضل و بہتر ہوتا کہ اس سے قصدا کوئی قبیح ظاہر نہ ہو اور نہ ہی بطور استحقاق اس کی جانب مذمت متوجہ کی جاسکے "اھ

دیکھیں : ادب الدنیا والدین (392).

اور پھر اس طرح کا کام کرنے میں جو تربیتی لحاظ سے خرابیاں پائی جاتی ہیں وہی اسے ممنوع قرار دینے کے لیے کافی ہیں، کیونکہ بچوں کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ ہر قسم کے معاملات میں والدین کی نقل کرتے ہیں، اس لیے خدشہ ہے کہ کہیں ان میں سے کوئی غفلت اور بے سمجھی میں اس کی نقل کرتے ہوئے ویسے ہی کر بیٹھے تو یہی خرابی کافی ہے

پھر یہ بھی کوئی پتہ نہیں کہ بچوں میں سے کوئی بچہ لوگوں میں وہی کچھ بیان کرتا پھرے جو اس نے والدین کو کرتے ہوئے دیکھا تھا، اس میں جو بے شرمی اور خرج پایا جاتا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں

دوم :

لیکن اگر محبت ومودت اور الفت اور جذبات کی بنا پر کیا جائے جس سے گھر سکون واطمنان اور محبت وسعادت سے بھر جاتا ہے خاص کر عید وغیرہ کے تہوار پر تو یہ جائز ہے

اور پھر اس کا اظہار تو اولاد کے لیے راحت نفسی کا باعث ہوگا کہ وہ اپنے گھر میں والدین کے مابین اتفاق واتحاد دیکھ کر مطمئن ہونگے

اس لیے اس زندگی کے اظہار میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ صرف اس حد تک ہو کہ یہی غرض پوری ہو اور اس میں تھوڑی سی بھی ممانعت کا شائبہ نہ پایا جائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

31773